بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | بدھ ۱۱ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ ۹ فتح ۱۳۶۰ ہش ۹ دسمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ جہاں تشریف لے گئیں اوصاف حمیدہ کا ایک انمٹ اثر چھوڑ آئیں

مرحومہ نفاست پسندی، نرم مزاجی، تحمل اور غرباء پروری میں اپنی مثال آپ تھیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات پر قرارداد تعزیت:

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات حسرت آیات پر اپنے پیارے امام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں۔ نیز آپ کی اولاد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ۔ آپ کے بھائی مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب، ہمشیرگان حضرت بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ مکرمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ نجیب الطرفین تھیں۔ آپ حضرت اقدس کی مبشر دختر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ حضرت اقدس کی پہلی نواسی اور حضرت مصلح موعود کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی تمام ذمہ داریوں کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا اور خواتین خاندان حضرت اقدس میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔

آپ پر امام وقت کی رفیقۂ حیات ہونے کے ناطے جو ذاتی۔ خاندانی اور جماعتی ذمہ داریاں عائد ہوئی تھیں انہیں نہایت وقار اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔ سفر و حضر اور عسر و یسر میں نہایت بشاشت اور وفاداری سے حضور کا ساتھ دیا۔ حضور انور کے عظیم الشان بیرونی دوروں میں ہمرکاب رہیں اور غیر ممالک میں احمدی خواتین کو مادر مہربان کی شفقت اور محبت سے نوازا اور ان کی تعلیم و تربیت میں کوشاں رہیں۔ اور اپنے ہر دورے میں براعظم یورپ۔ افریقہ اور امریکہ کے اکثر ممالک میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں میں جہاں بھی حضور کے ساتھ تشریف لے گئیں اپنی ذاتی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کا ایک انمٹ اثر چھوڑ آئیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیادت جماعت کا مسند پر متمکن ہونے سے قبل لجنہ اماء اللہ کے مختلف اہم عہدوں پر فائز رہیں اور تنظیم کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ جماعت کے سالانہ جلسہ میں اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لے کر احمدی خواتین کو اپنی پر اثر تربیتی تقاریر اور خطابات سے نوازتی رہیں۔ امسال بھی آپ کو خواتین کے جلسہ سالانہ میں خطاب فرمانا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا۔ ہمیں آپ کے مخصوص دھیمے انداز میں طرز کلام اور دل نشیں لب و لہجہ سے محرومی کا شدید احساس ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ نفاست پسندی۔ نرم مزاجی۔ تحمل اور غرباء پروری میں اپنی مثال آپ تھیں۔ آپ مختصر بیماری کے بعد ہم سے جدا ہو گئیں اور تڑپانے والی یادیں چھوڑ گئیں۔ ہمارے دلوں کو آپ کی جدائی کا سخت صدمہ ہے مگر ہم وہی کہتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدمہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ دل غمگین ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں۔

"کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝"

ہماری اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور جماعت کی خواتین کو آپ کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا وارث بنائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین!

شریک غم

ممبرات مجلس عاملہ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور انور کو ضعف کی بہت تکلیف ہے

احباب کرام خاص توجہ اور درد سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں جھکے رہیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیں کہ ہمارا خدا ہمارے محبوب آقا کو ہر قسم کی پریشانی اور دکھ سے نجات دے۔ اپنا فضل اور رحمت نازل کرے۔ حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہمہ وقت اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل رات سے بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج و امیر جماعتہائے احمدیہ غانا و حال ناظم دار القضاء ربوہ کا ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء کو سرگودھا میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

کیا آپ جانتے ہیں؟

اوّل: جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کی خدمت کے لئے دفتر معلومات خلافت لائبریری کے نزدیک ۲۲ دسمبر سے انشاء اللہ تعالیٰ دن رات کھلا رہے گا۔

دوم: جلسہ سالانہ پر قریباً ۲ لاکھ مہمان آتے ہیں۔

اس موقعہ پر بعض اوقات نادانستہ کئی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں یا گم ہو جاتی ہیں۔ اس صورت میں جملہ احباب کو چاہیئے کہ:۔

(۱) اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں اور انھیں کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں

(۲) بچوں کی جیب میں بچے کا نام۔ ولدیت اور پتہ لکھ کر ڈالے رکھیں۔ بچے کے لئے جیبی شناختی کارڈ دفتر معلومات سے حاصل کریں۔

(۳) اپنی قیمتی اشیاء۔ نقدی اور زیورات وغیرہ کی خود حفاظت کریں۔

(۴) کوئی چھوٹی یا بڑی چیز گم ہو جانے یا کہیں سے ملنے کی صورت میں فوراً دفتر معلومات میں اطلاع دیں۔

دفتر معلومات آپ کی خدمت کیلئے ۲۴ گھنٹے کھلا رہے گا۔

(ناظم معلومات۔ فوری امداد و گمشدہ اشیاء)

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۰ھش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ بدل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ر صفر ۱۴۰۲ھ

۹ر فتح ۱۳۶۰ ہش

انزالِ رحمت کے دو قرآنی طریق

اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے لئے انزالِ رحمت کے دو طریقے رکھے ہیں۔ ایک طریق یہ ہے کہ وہ ان کی دعائیں قبول کرکے ان کی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے۔ یعنی ان کی بات مان کر ان کی مرضی کو پورا کر دکھاتا ہے۔ انزالِ رحمت کے اِس طریق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس سے مانگیں وہ انہیں دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

دوسرا طریق انزالِ رحمت کا یہ ہے کہ جہاں خدا تعالےٰ ہزارہا باتیں بندوں کی مان کر منہ مانگی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے۔ وہاں کبھی کبھی وہ ان سے اپنی بات منواتا ہے اور کہتا ہے کہ میری بات ماننے سے تمہیں عام دنیوی حالات کی رو سے جو تکلیف پہنچے اور درد کی جو کسک تمہیں محسوس ہو، اگر تم میری قضاء و قدر کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس پر راضی ہو جاؤ گے اور صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرو گے تو میں تم پر اپنی رحمتیں نازل کروں گا اور کامیابی کی راہیں تم پر کھولوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انزالِ رحمت کے اس طریق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے کہ جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دعائیں قبول کرکے ہی اللہ تعالےٰ مومنوں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نہیں نوازتا بلکہ بظاہر تکالیف نازل کرنے سے بھی اس کی غرض اپنے بندوں کو دکھ دینا نہیں ہوتی بلکہ یہ ہوتی ہے کہ اس کے بندے ان تکالیف پر صبر کرکے اس ذریعہ سے بھی اس کی رحمتوں اور فضلوں کے اس رنگ میں مورد بنیں کہ ترقی اور کامیابی کی راہیں ان پر کھلتی چلی جائیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے انزالِ رحمت کے ان دونوں طریقوں اور ان میں پوشیدہ حکمتوں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے۔ یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی دعا کو سنتا ہے۔ جیسا کہ خود فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور کبھی کبھی اپنی مرضی ہی منوانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔ ایسا اس لئے کیا کہ تا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کرکے یقین اور معرفت میں اس کو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کرکے اپنی رضا کی اس کو خلعت بخشے اور اس کا مرتبہ بڑھاوے۔ اور

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کا ارتحالِ پُرملال

لے گیا اُس کو وہ جس کی تھی امانت پیارو

کونسا پھول چمن سے ہوا رخصت پیارو
آج ہر برگ پہ طاری ہے جو رقت پیارو

کیسی شب آئی کہ ہیں اہلِ چمن غرقِ الم
غم کی تصویر ہے ہر ایک کی صورت پیارو

سوچ کر عالمِ اندوہ و غمِ قلبِ امام
دل گرفتہ ہے جماعت کی جماعت پیارو

ذہن جس حد کے تصوّر کو نہ کرتا تھا قبول
بن گئی آج وہی بات حقیقت پیارو

صدق و اخلاص و صفا اور وفا کی پیکر
اہلِ فارس کے گھرانے کی وہ زینت پیارو

صاحبِ مرتبۂ عالی و ذی شان کے ساتھ
نصف صد سال رہی اُس کی رفاقت پیارو

شرق اور غرب میں ہمراہ رہی شام و سحر
بہرِ لجنات رہی سایۂ رحمت پیارو

اَن گنت اُس کے ہیں احسان ہمارے سر پر
جاں فدا کر کے جو کی اُس نے ہے خدمت پیارو

جائے شکوہ نہیں پڑھتے رہو اِنَّا لِلّٰہ
لے گیا اُس کو وہ جس کی تھی امانت پیارو

شیوۂ بندۂ مومن تو ہے تسلیم و رضا
اس میں افضال کی مضمر ہے بشارت پیارو

آؤ ہم اُس کیلئے دل سے دعائیں مانگیں
باعثِ درد ہوئی جس کی ہے رحلت پیارو

نعمتِ قربِ الٰہی سے نوازی جائے
اس کے درجات میں ہوتی رہے رفعت پیارو

سر پہ شبیر ہمارے ہے خدا کا سایہ
وجہِ تسکین ہے جب "دوسری قدرت" پیارو

(شبیر احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں شمولیت نہایت ضروری ہے

(مکرم محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوٹلی آزاد کشمیر)

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ الیہ تحشرون۔ (الانفال آیت ۲۵)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جبکہ وہ رسول تم کو زندہ کرنے کے لیے پکارے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور تم اسی کی طرف زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا کہ جب اللہ اور اس کا رسول پکاریں تو لبیک کہو بلکہ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو جب رسول تمہیں پکارے۔ چونکہ رسول خدا تعالیٰ کے حکم اس کی منشاء کے مطابق دیتا ہے اور جو حکم دیتا ہے وہ خدائی حکم کے عین مطابق ہوتا ہے اس لیے رسولؐ کا پکارنا دراصل خدا کا پکارنا ہوتا ہے اور رسولؐ کی آواز سے روگردانی کرنا خدا کی آواز سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ مامور من اللہ کی آواز دراصل خدا کی آواز ہوتی ہے اس کا پکارنا خدا کا پکارنا ہوتا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہنے سے ہی نئی زندگی ملتی ہے تو پھر ایمان لانے کے بعد مامور کی آواز پر لبیک نہ کہنا اور اس سے روگردانی کرنا کوئی معمولی فروگزاشت متصور نہیں ہو سکتی یہ اتنا بڑا جرم بن جاتا ہے کہ جو عند اللہ قابل مواخذہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید العقاب۔

(الانفال آیت ۲۶)

ترجمہ: اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو کہ تم میں سے صرف ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا (کیونکہ غیر ظالم بھی جو رسولؐ کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کا عذاب یقیناً بہت سخت ہوتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک نہ کہنے کے برے انجام سے ڈرتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جو ان آیات کے اولین مخاطب تھے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی بنیادی اہمیت اور اس سے پہلو تہی کی انتہائی مضرت سے پوری طرح باخبر تھے۔ وہ ہمیشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہتے تھے اور ہر آن منتظر رہتے کہ حضورؐ کی زبان مبارک سے کوئی حکم صادر ہو اور وہ اس کی تعمیل میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا کر خدائی افضال و انعامات اور ان کے طفیل حیات ابدی کے وارث ٹھہریں جس قدر دنیا کی محبت کی طرف سے ان کے دل سرد تھے اسی قدر حصول حسنات کے لیے ان کے دلوں میں ایک خاص گرمی و تپش اور جذبہ و جوش پایا جاتا تھا وہ حد درجہ بے نفس و بے ریا ہونے کے باوجود حصول حسنات کے معاملہ میں بے انتہا حریص واقع ہوئے تھے۔

یہاں تک کہ حضورؐ کی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنا ان کی فطرت کا ایک انتہائی اہم تقاضہ بن گیا تھا۔ ان کے لیے حضورؐ کی آواز پر لبیک کہنے میں سوچ بچار یا توقف و تامل کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ وہ جانتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر اس بارہ میں ان سے ذرا بھی لغزش ہوئی تو یہ حبط اعمال پر منتج ہو کر انہیں خسران مبین میں مبتلا کرنے کا موجب بن سکتی ہے حضور نے انہیں بے شمار اور ان گنت مواقع پر بلایا اور ایک دفعہ بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ انہیں دیوانہ وار لبیک کہنے میں ذرہ تامل ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے حضورؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مال اپنی عزت اور اپنے وقت سے قربان کر دکھایا کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

مثلاً جنگ بدر کے موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو بلا کر مشورہ کیا تو انہوں نے آپؐ کی اس آواز پر ایسا بے نظیر نمونہ دکھایا کہ ہر موافق و مخالف کی گردن احترام سے جھک جاتی ہے۔ مہاجرین تو پہلے ہی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار تھے انصار صحابہؓ سے معلوم کرنا تھا کہ ان کا کیا رد عمل ہے۔

انصار نے مہاجرین سے بڑھ کر جذبہ فدائیت کا مظاہرہ فرمایا۔

حضرت مقداد بن اسود جو انصاری صحابی تھے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ (تو اور تیرا رب دشمنوں سے جنگ کرتے پھرو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں) بلکہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور یا رسول اللہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں پر سے گزرتا ہوا نہ جائے۔ یا رسول اللہ! جنگ تو ایک معمولی بات ہے یہاں پر تھوڑے سے فاصلہ پر سمندر ہے آپ ہمیں حکم دیں ہم اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دو ہم بلا دریغ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے سمندر میں کود پڑیں گے۔

اسی طرح جنگ حنین کے موقعہ پر جب اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور سوائے چند صحابہؓ کے حضورؐ کے گرد کوئی بھی نہ رہا تو حضرت عباسؓ کی یہ ندا جو انہوں نے حضورؐ کے حکم سے بلند کی تھی کہ:۔

"اے مسلمانو! خدا کا رسولؐ تمہیں بلاتا ہے"

صور اسرافیل بن کر ان کے کانوں سے ٹکرائی تو وہی مسلمان جو اپنی سواریوں کے بے قابو ہونے کی وجہ سے میدان جنگ سے بھاگے جا رہے تھے۔ یہ اعلان سنتے ہی اپنی سواریوں سے کودے اور حضورؐ کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن سے مقابلہ کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ وہی شکست فتح میں بدل گئی۔

صحابہؓ جانتے تھے کہ حضور کی آواز پر لبیک سے پہلو تہی اور روگردانی انھیں فتنہ میں مبتلا کر کے مستحق عذاب بنا دے گی۔

اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں جو صحابہؓ کی اطاعت و فرماں برداری پر دلالت کرتے ہیں

آج ہمارے لئے لبیک کہنے کا ایسا ہی بے نظیر نمونہ دکھانے کا پھر موقع آن پہنچا ہے اس لئے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اعلان ہو چکا ہے اسی جلسہ سالانہ کا جس کے متعلق آج سے نوے سال قبل حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے اِذَا دَعَاکُمْ کے تحت خدائی حکم اور منشاء کے مطابق نہایت درجہ تاکید کے رنگ میں فرمایا تھا:۔

"آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اسی تاریخ پر آجانا چاہیئے"

(آسمانی فیصلہ)

حضرت اقدس کا یہ حکم جس کی ندا آپ نے آج سے ۹۰ سال پہلے بلند کی تھی اور جس پر لبیک کہتے ہوئے حضور کے جاں نثار صحابہؓ دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے ایک دائمی حکم ہے کیونکہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ آئندہ جب بھی سال یہ سال جلسہ کی تاریخیں آئیں تو جملہ داخلین سلسلہ بیعت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ تمام دنیوی مصروفیات اور کاروبار ترک کر کے اس ملہمی جلسہ میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں آ جمع ہوں حضور نے اس میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ احباب اس جلسہ کے عظیم الشان فوائد کے پیش نظر معمولی خرچ یا دنیوی نقصان کی پرواہ نہ کریں۔ اگر انھیں نقصان اٹھا کر بھی آنا پڑے تو آئیں اور ضرور آئیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہیں وہ ضرور شامل ہوں اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی اس جلسہ میں حاضر ہونے کے لئے قناعت شعاری سے کچھ سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے رہیں اور وہ بھی اس بابرکت جلسہ میں ضرور شامل ہوں

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا)

(۷)

گزشتہ قسط میں اس بات کا ذکر رہ گیا ہے کہ نیشنل گائیڈینس اینڈ کلچر کی وزارت کی طرف سے مجھے کہا گیا کہ انسانیت کے موضوع پر سیمپوزیم میں جتنی تقاریر ہوئی تھیں اُن کی ایک ایک کاپی انکو بھیجی جائے وہ اس کو ایک کتابی شکل میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے تمام تقاریر جمع کر دیں "اسلام اور انسانیت" کے موضوع پر تقریر خاکسار کی تھی۔

پہلا افریقن پیدائشی احمدی

مکرم محمد ادریس صاحب نے جب اپنے وطن زئیر میں قبول کیا تو ان کے سوا سارا خاندان کٹر کتھولک عیسائی تھے۔ ان کی بیوی نے قبول نہ کیا اور عیسائی مشن کی انگیخت پر ان کو چھوڑ کر چلی گئی۔ ان کے چار بچے ان کے والد کے پاس تھے چونکہ یہ بچے چھوٹے تھے۔ اس لئے وہ زیمبیا آتے ہوئے ان کو ساتھ نہ لا سکے۔ زیمبیا میں مقیم زئیر کے ایک خاندان سے ان کی دور کی رشتہ دار تھی وہ انکو اپنی بچی دینے پر راضی ہو گئے اور کہا کہ اگر یہ تمہاری تبلیغ سے مسلمان ہو جائے تو ہمیں اس پر اعتراض نہ ہوگا انہوں نے اس سے شادی کر لی

یہ جلد ہی [illegible] ہو گئی انہوں نے اس کا [illegible] نام مریم صدیقہ رکھا۔ اور اسلامی لباس اور اسلامی طرز کی زندگی اختیار کر لی۔ غیر مردوں سے اختلاط بند کر دیا اور ان کی عدم موجودگی میں گھر میں کسی غیر کو آنے نہ دیتی تھی۔ اس کے بعد مکرم محمد ادریس صاحب زئیر میں اپنے عیسائی والدین کو لکھا کہ اب میرے بچے زیمبیا میں بھیج دیں میری نئی بیوی ان کو سنبھال لے گی لیکن وہ راضی نہ ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ دعا کرتے ہیں اور مجھے بھی دعا کے لئے کہا کہ اگر خدا اُن کو لڑکا دے تو وہ اُسے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ جب ان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۴ء کے اوائل میں لڑکا عطا کیا تو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو خط لکھا۔ جس میں اپنے کوائف اور خواہش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اب خدا نے مجھے بیٹا عطا کیا ہے۔ میں نے اس کی پیدائش سے پہلے خواہش کی تھی کہ اگر مجھے خدا لڑکا دے تو میں اس کا نام بانی سلسلہ کے نام پر غلام احمد رکھوں گا اور اُسے وقف کروں گا۔ حضور اسکے نام کے بارے میں ارشاد فرما دیں کہ کیا میں اس کا نام غلام احمد رکھ دوں۔ اگر حضور کا خیال مختلف ہو تو حضور کوئی اور نام تجویز فرما دیں۔ اس پر ان کو جواب آیا کہ اس کا نام غلام احمد ہی رکھا جائے۔ یہ زیمبیا میں پہلا افریقن پیدائشی احمدی بچہ تھا۔ اس سے قبل مکرم خلیل احمد کلالہ کو پہلی پیدائشی احمدی بچی عطا ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب اگر اللہ تعالیٰ ایک اور لڑکا دے تو میں چاہوں گا کہ اُس کا نام محمود احمد رکھا جائے۔

ایک مرتبہ ایک افریقن ہمارے مشن ہاؤس میں آئے ان کے ساتھ دو تین ساتھی اور بھی تھے۔ انہوں نے خوبصورت داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کا نام یحییٰ حسینی ہے اور شمالی زیمبیا کی لیبر یونین کے چیئرمین ہیں اور جنوبی زیمبیا میں ایک یونین کے اجلاس میں مدعو ہیں۔ وہاں جاتے ہوئے ہم مشن کی زیارت کے لئے رک گئے۔ اور بتایا کہ وہ زیمبیا کی شمالی سرحد پر واقع چیلیلابومبے (CHILILABOMBE) کی کان میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چند روز ہوئے ہماری تانبے کی کان دیکھنے کے لئے چند ایشین آئے۔ انہوں نے وہاں عیسائی مینیجر سے پوچھا کہ کیا آپ یہاں کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ ہم نے ان کو تبلیغ کرنی ہے انہوں نے کہا یہاں لیبر یونین کا چیئرمین آپ ہی کا آدمی ہے۔ وہ یحییٰ حسینی سے ملے جنہوں نے وقفہ کے دوران کام کرنے والے مسلمانوں کو اکٹھا کر لیا۔ اور ایک اجلاس کی صورت قائم ہوئی جس میں مکرم یحییٰ حسینی کو ہی چیئرمین بنا لیا گیا۔

چیئرمین نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم میں ایشین مسلمان لیڈر خدمت دین کے جذبہ سے آئے ہیں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہم سے خطاب کریں چنانچہ ان میں سے ایک نے اپنے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی طرز کی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اس پر ایک افریقن نے اٹھ کر کہا ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمیں نماز روزہ کی طرف توجہ دلائی جسکی پابندی ہم میں سے اکثر پہلے ہی کر رہے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ہمارے پاس لائے کیا ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم تو کچھ نہیں لائے ہم تو ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں پھر ایک شخص اٹھا اور کہا ہمیں اپنے بچوں کے لئے سکول چاہیئے جہاں ماحول میں وہ تعلیم حاصل کریں اور ہم انہیں عیسائی سکولوں میں بھیجنے پر مجبور نہ ہوں۔ نیز ہم مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہماری کیا مالی امداد کریں گے۔ خطاب کرنے والے نے کہا ہم تم کو نہایت ضروری بات بتانے آئے ہیں۔ کیا تم نے سنا ہے کہ زیمبیا میں ایک قادیانی مشن کھل گیا ہے۔ جواب ملا کہ اخباروں میں ایک احمدیہ مشن کے بارہ میں تو ہم نے پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا بس یہی ہماری مراد ہے ہم یہ بتانے آئے ہیں کہ تم میں سے کوئی غلطی سے اُن کے جال میں نہ پھنس جائے کیونکہ انہوں نے اپنا ایک الگ قرآن بنایا ہے اور نیا کلمہ ایجاد کیا ہے۔ کیا تم میں سے تو کوئی احمدی نہیں۔ صدر مجلس یحییٰ (حسینی) نے کہا میں جو ہوں۔ میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ اس پر وہ بڑی حیرانی سے پوچھنے لگے کہ تم کس طرح احمدی ہو گئے۔ یحییٰ نے پوچھا کہ آپ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اہل سنت والجماعت ہیں اور حنفی المذہب ہیں۔ اس پر یحییٰ نے بڑی حیرانگی سے پوچھا کہ آپ کس طرح حنفی ہو گئے انہوں نے کہا ہم تم کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دراصل یہ احمدیہ مشن والے سخت جھوٹے اور دھوکہ باز ہیں۔ تم کیوں ان کے فریب میں آ گئے۔ یحییٰ نے کہا کہ میں نے جب دین حق قبول کیا تو سوچا کہ کون سی تنظیم میں شامل ہو جاؤں۔ مجھے ایسے گروہ کی تلاش تھی۔ جو سب سے زیادہ جھوٹا اور دھوکہ باز ہو۔ بالآخر آپ جیسے مہربانوں سے معلوم ہوا کہ احمدیہ مشن والے سب سے زیادہ جھوٹے اور فریب کار ہیں اسی لئے میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اب آپ بتائیں آپ کو مزید کیا درکار ہے۔ اس پر وہ سخت ناراضگی میں ہماری مجلس سے نکل گئے۔ اور سامعین نے تالی پیٹ دی۔

مکرم یحییٰ حسینی نے بتایا کہ وہ اپنے وطن تنزانیہ سے زیمبیا میں آنے سے پہلے ہی احمدی تھے۔

زمین کے حصول کی کوشش

میرے زیمبیا میں قیام کے دوران ہی حکومت نے اعلان کر دیا کہ زیمبیا کی ساری زمین حکومت کی ملکیت ہے حکومت جس کو چاہے گی لیز پر دے گی۔

خاکسار نے زمین کے لئے درخواست ڈی متعلقہ وزارت میں زیمبین افسر کے پاس گیا اُس نے نقشہ میں خالی جگہیں دکھلائیں اور کہا فلاں جگہ کے لئے درخواست دے دو۔ اس کی سائٹ پلان کی چند کاپیاں بھی مجھے تیار کر کے دیں اور کہا کہ ایک کاپی اپنی درخواست کے ساتھ لگاؤ اور لکھو کہ اس جگہ مشن ہاؤس اور سکول وغیرہ کی عمارت تعمیر کی جائے گی اور مجھے اپنی کار میں ساتھ لے جا کر جگہ دکھائی۔ یہ گنجان آبادی سے دور جگہ تھی اور خوبصورت کوٹھیوں میں گھرا ہوا گولائی میں ایک وسیع اور نہایت موزوں قطعہ تھا۔ جب اس افسر نے (جس نے مشن کی مدد کے لئے خاص دلچسپی ظاہر کی تھی) میری درخواست آخری اتھارٹی کے پاس پیش کی تو یہ درخواست مسترد کر دی گئی اور جواب میں کہا گیا کہ یہ قطعہ کسی اور خاص مقصد کے روکا گیا ہے کوئی اور مناسب قطعہ دیکھ کر دوبارہ درخواست دی جائے۔ اس کے بعد شہر کے تیس چار میل دور ایک خالص افریقن آبادی (کنیاما) KANYAMA۔ (جسکی ڈی ویلپمنٹ کرنے کی طرف حکومت خاص توجہ دے رہی تھی) سے ملحق ایک جگہ دکھائی گئی یہاں بھی یہ افسر مجھے اپنی کار میں لے کر گیا۔ یہ ایک وسیع اور ہر طرف سے کھلی تقریباً ۴ ایکڑ جگہ تھی۔ اس کی سائٹ پلینز (SITE PLANS) بھی اُس نے مجھے تیار کر کے دیں۔ اس میں سیوریج سسٹم بنانا بھی حکومت کے پروگرام میں شامل تھا یہ زمین پکی سڑک کے کنارے تھی اور اس کے قرب میں حکومت کی طرف سے ایک پرائمری سکول تعمیر بھی ہو چکا تھا۔ اُس نے اُمید دلائی کہ یہ زمین تمہارے مشن کے نام ضرور الاٹ کر دی جائے گی۔ لیکن اس کے لئے کچھ عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔ تاکہ حکومت کی طرف سے ڈی ویلپمنٹ (DEVELOPMENT) سکیم کے مطابق پہلے اس کو رہائش اور تعمیرات کے قابل بنا لیا جائے۔ خاکسار نے یہ جگہ جماعت کے اہل رائے احباب کو بھی لے جا کر دکھائی انہوں نے بھی اس کو بہت پسند کیا۔

میں اس کے بعد اس افسر کے پاس جاتا رہا۔ ایک دن اُس نے بتایا کہ اس بارہ میں فیصلہ کرنے والا افسر انگریز ہے۔ اور بتایا کہ اس نے برصغیر ہندوپاک میں بھی کافی عرصہ گزارہ ہے۔ لیکن اسلام اور مسلمان کے نام سے بھی اسے الرجی ہو جاتی ہے۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ یہ مسلم مشن ہے۔ تو اُس نے مجھے صاف کہہ دیا کہ ان کو کوئی زمین نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن بتایا کہ یہ انگریز عنقریب ریٹائر ہو کر واپس جانے والا ہے اس کی جگہ کسی زیمبین کے آنے کی اُمید ہے۔ لہٰذا تم فی الحال خاموشی سے انتظار کرو وقت آنے پر میں ساری کارروائی خود کروں گا۔

اس کے بعد یہ افسر خود ہی ایک دن مشن ہاؤس میں آیا اور بتایا کہ ایک اور نہایت موزوں پلاٹ ہمارے مشن سے قریب ترین اور شہر کی آبادی سے ملحق ہے اور اس میں ڈی ویلپمنٹ (DEVELOPMENT) کا کام بھی ہو چکا ہوا ہے اور بعض اداروں کو اس سے ملحقہ قطعات دیئے بھی جا چکے ہیں۔ جنہیں انہوں نے اپنی تعمیر کا کام بھی کر لیا ہے اور کہا کہ تم اس کے لئے بھی درخواست دے دو تاکہ تمہارا نام درخواست دہندگان کی فہرست میں آ جائے۔ جب حالات سازگار ہو جائیں گے تو تم فیصلہ کر لینا کہ تم کو کنیاما والی جگہ پسند ہے یا یہ گو یہ نسبتاً چھوٹا قطعہ زمین تھا لیکن ہماری ضروریات سے کہیں زیادہ تھا۔ اس کے چاروں طرف سے بڑی بڑی سڑکیں گزرتی تھیں اور بڑی خوبصورت جگہ تھی۔ خاکسار نے اس کے لئے بھی درخواست دے دی۔

لیکن اس کے بعد ایک ایسی صورت حال پیدا ہو گئی کہ مشن کے لئے زمین کے حصول کی ذمہ داری کنیاما کی لوکل ڈی ویلپمنٹ کمیٹی نے اپنے ذمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے لی تاکہ ہمارا مشن ان کے لئے سکول اور کلینک جاری کر سکے۔ اس کا تفصیلی ذکر سکول جاری کرنے کی مہم کے عنوان کے تحت کیا جائے گا۔

نفسیاتی کشمکش

ابتدائی ایام میں جب کسی غیر قوم کے افراد جماعت کے ممبر بنتے ہیں۔ تو خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ اپنی قوم کے کچھ ممبر بھی موجود ہوں مبلغ کو بسا اوقات عجیب قسم کی متضاد کیفیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں سے بطور مبلغ جانے والے کے تصور میں اخلاص اور قربانی کا ایک خاص معیار ہوتا ہے جس سے نئے آنے والے ناآشنا محض ہوتے ہیں جب توقع کے مطابق وہ آگے بڑھتے نظر نہ آئیں تو مبلغ کو حوصلہ پست ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

ادھر غیر قوم کے افراد (خاص طور پر افریقن) ابتداً جماعت کو عام سوسائٹی کی طرح ہی سمجھتے ہیں جن کا ممبر شپ کا چندہ معمولی سا ہوتا ہے جیسے ایک روپیہ ماہوار یا دس روپے سالانہ۔ دوسرے باہر سے آنے والوں کے بارہ میں اُن میں عام تصور یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت امیر اور سرمایہ دار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید عیسائی مشنوں کی طرح یہ مبلغ بھی پیسے تقسیم کرے گا یا ان کو اس سے شاید کوئی دنیاوی مفاد حاصل ہوگا۔ ابتدا میں کسی کی نیت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا ہے سنجیدہ اور غیر سنجیدہ کا فرق واضح ہو جاتا ہے تالیفِ قلوب بہرحال مبلغ کے فرائض میں شامل رہتا ہے۔

ادھر اپنی قوم کے لوگ جو اپنے وطن سے محدود عرصہ کے کنٹریکٹ پر جاتے ہیں۔ اُن کے اوقات وہاں کی حکومت اور ملازمت دینے والوں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں عموماً کام کا زیادہ تر بوجھ ان پر ڈالا جاتا ہے۔ جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضمون "جامعہ احمدیہ میں کیوں" (۲۰ اپریل ۱۹۸۱ء) میں مکرم ڈاکٹر چوہدری منصور شریف کا ذکر کیا تھا کہ ان کو بسا اوقات ۴۸ یا ۷۲ گھنٹے کی بھی لگاتار ڈیوٹی دینی پڑتی تھی۔ یعنی اس عرصہ میں ہسپتال سے گھر نہ آ سکتے تھے۔

اس قدر کام کے بعد ایسے ملازمین میں کسی طرح کام کی سکت نہیں رہتی لیکن مالی قربانی چونکہ یہی کرتے ہیں طبعاً ان کی خواہش ہوتی کہ مبلغ ان کے گھروں کی طرف بھی توجہ دے اور اُن کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے وقت دے۔ لیکن اس طرف توجہ سے افریقنوں سے متعلق جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور ایک لحاظ سے افریقنوں کی طرف توجہ ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

علاوہ ازیں چونکہ افریقن ممبروں اور اپنے وطن کے ممبروں کا دائرہ عمل اور مصروفیات کی نوعیت بالکل مختلف ہوتی ہے لہٰذا انکے اکٹھا ہونے کا بہت کم موقعہ میسر ہونے کی وجہ سے ان میں مغایرت رہتی ہے مبلغ کیلئے دونوں طرف متوازن توجہ قائم رکھنا ایک مسئلہ بن جاتا ہے اور افریقنوں میں حال ہی میں غیر قوموں سے آزادی حاصل کرنے کی وجہ سے قومیت کا جذبہ بڑا شدید ہوتا ہے۔ لہٰذا ذرا سے تساہل کی وجہ سے وہ فوراً مبلغ کو نسلی امتیاز کا مجرم گردانتے ہیں۔

ایسے ہی حالات سے مغلوب ہو کر ایک مرتبہ خاکسار نے اپنے پیارے امام کو کام کی رپورٹ کی غرض سے خط لکھا تو ایک نظم بھی ساتھ ہی ارسال کر دی جس کے چند اشعار یہ تھے

انکی درگاہ پر میں پہنچ جاؤں گا۔
اپنی آنکھوں میں ان کے اشارے لئے
انکی رحمت مجھے تھامتی جائے گی۔
میں چلا ہوں اسی کے سہارے لئے
میرے آقا دعاؤں کا محتاج ہوں۔
میری محفل میں جتنے ہیں محتاج ہیں
اپنا غم کس طرح دور کر پاؤں گا۔
اپنے پہلو میں یہ غم کے مارے لئے
خشک سالی ہے اور جاں بلب ہیں سبھی۔
اور زمین دیکھئے کتنی سنگلاخ ہے
بس دعا کیجئے کوئی زمزم بہاں۔
اب نمودار ہو اپنے دھارے لئے
تشنہ کامی کی گھڑیاں گزر جائیں گی۔
اور کچھ دیر جام اپنا خالی ہے یہ
انکی نظرِ کرم آخر شی لائیگی۔
اپنا ساغر چھلکتے کنارے لئے
آزمائش یہ درد اور دکھ کی تیری۔
رنگ لائے گی اِک دن کبھی نہ کبھی
جب یہ راحت میں تبدیل ہو جائیگی
اور جنت بنے گی تمہارے لئے۔

(باقی)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس سے محبت کر کے ہدایت کی راہوں میں اس کو ترقی دیوے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۹ حاشیہ)

حقیقی مومنوں کے لئے قبولیت دعا کے تعلق میں انزالِ رحمت کے ان دونوں طریقوں سے کما حقہ واقف ہونا ازبس ضروری ہے تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق دعاؤں کی قبولیت کی راہ سے بھی رحمتوں کے مورد بنیں اور اگر کبھی مصیبت کے وارد ہونے پر خدا تعالیٰ کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اور کمال درجہ صبر سے کام لے کر بھی اس امر کے اہل بنیں کہ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ میں ان کا شمار ہو سکے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے انزالِ رحمت کے ان ہر دو طریق کا پورا پورا علم حاصل کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"قضا و قدر کا دعا کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتے ہیں تو دعا ضرور اثر کرتی ہے۔ جو لوگ دعا سے منکر ہیں ان کو ایک دھوکا لگا ہوا ہے۔ قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندہ کی مان لیتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نون ثقیلہ کے ذریعہ سے جو اظہار تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہی ہے اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے۔ وہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں ظاہر کیا ہے۔ پس مومن کو ان دونوں مقامات کا پورا علم ہونا چاہیئے۔"

الغرض عسر ہو یا یسر، دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں خوشی و مسرت اور راحت کا موقعہ ہو یا مشیت ایزدی کے تحت بنظر ظاہر دکھ اور تکلیف کا وقت، دونوں حالتیں مومنوں کے لئے انزالِ رحمت کی ہوتی ہیں بشرطیکہ وہ شکر اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور رضا بالقضا کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

بقیہ: جلسہ سالانہ میں شمولیت

المختصر یہ کہ ہر احمدی کا یہ اوّلین فرض ہے کہ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم کے تحت حضور کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار اپنے مرکز میں کھنچا چلا آئے اور جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہو۔

حضرت اقدس نے جلسہ سالانہ کی جو غرض و غایت بیان فرمائی وہ آپ کے اپنے الفاظ میں کچھ یوں ہے۔

فرماتے ہیں:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔

سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا۔ ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی معذرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(آسمانی فیصلہ)

نیز فرمایا:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ)

مزید برآں اس جلسہ کی عظمت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ نور والوں کا نورانی کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کا ضامن
گھر کا چراغ اولاد نرینہ کے لئے مجرب دوا
ٹرنک بازار سیالکوٹ اور گول بازار۔ ربوہ
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان پر نمایاں وعدوں کی مخلصانہ پیشکش

قسط نمبر ۳

۱۔ مکرم راجہ عبدالواسع صاحب معہ اہلیہ	دارالعلوم وسطی ربوہ	۲۵۰۰/-
۲۔ " چوہدری رحمت علی خان صاحب	دارالعلوم شرقی ربوہ (نقد)	۱۷۷۵/-
۳۔ " " عنایت اللہ صاحب	دارالیمن وسطی "	۱۳۵۰/-
۴۔ " " فضل احمد صاحب	عثمان والا ضلع جھنگ	۱۲۸۰/-
۵۔ " " منیر احمد صاحب	" "	۱۰۶۰/-
۶۔ " ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کوٹہ کلاتھ ہاؤس	ربوہ	۱۰۲۲/-
۷۔ " راجہ منیر احمد صاحب	باب الابواب "	۱۰۲۰/-
۸۔ " محمد شریف صاحب بھٹی ندیم کنسٹرکٹر	"	۱۰۱۵/-
۹ " چوہدری منصور احمد صاحب سیٹلائیٹ ٹاؤن	سرگودھا	۱۰۰۰/-
۱۰۔ " سید نعیم احمد شاہ صاحب	دارالیمن شرقی ربوہ	۷۳۵/-
۱۱۔ " غلام محمد صاحب باؤ ہی گارڈ	دارالصدر شرقی "	۶۳۰/-
۱۲۔ " کریم احمد صاحب	عثمان والا ضلع جھنگ	۵۲۵/-
۱۳۔ " چوہدری رحمت علی صاحب بمعہ اہل وعیال	دارالیمن وسطی ربوہ	۵۱۰/-
۱۴۔ " " محمد یوسف صاحب چک نمبر ۴۶ شمالی	ضلع سرگودھا	۵۰۰/-
۱۵۔ " خواجہ نصیر احمد صاحب گلی احمد نگر	" جھنگ	۵۰۰/-
۱۶۔ " صوبیدار عبدالمنان صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰۰/-

(باقی)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ (ملفوظات)

درخواست دعا

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر ضلع خیرپور چند دنوں سے شدید علیل ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے مگر سخت تشویش ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(عبداللطیف احمد۔ قائد ضلع خیرپور)

پندرھویں صدی کی برکتوں سے معمور
دوسرے جلسہ سالانہ میں شمولیت
آپ کو مبارک ہو
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔ ربوہ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)

ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ کے تعلق میں حضرت اقدس کے نہایت درجہ تاکیدی ارشادات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی ندا جو ایک دائمی حکم کے طور پر آج سے نوے سال قبل بلند کی تھی استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم کے قرآنی حکم کے تحت بلند ہونے والی ندا ہے۔

سو اے حضرت اقدس پر ایمان لاکر ایمان لانے والوں میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے والو نیز اُس کی اطاعت کا دم بھرنے والو سنو اور بغور سنو! کہ خدا کا مامور اپنے دائمی حکم کے ذریعہ تمہیں اپنے مرکز میں آجمع ہونے کے لئے آواز دے رہا ہے۔ وہ تمہیں پکار رہا ہے اور پکار پکار کر بلا رہا ہے کہ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں وہ بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ اس کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کرو اور جلسہ پر حاضر ہو کر اپنی اطاعت کا ثبوت دو۔

اے شمعِ احمدیت کے پروانو! حضرت اقدس کی اطاعت و فرمانبرداری پر فخر کرنے والو! مامور من اللہ کی اُس آواز پر جو دائمی حکم کا درجہ رکھتی ہے لبیک کہنے کی اہمیت سمجھو اور بے اختیار ہو کر دیوانہ وار اس میں شمولیت کے لئے دوڑے چلے آؤ کہ کثرتِ تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو جائیں خدا تعالیٰ تمہاری اس وابستگی و فدائیت، محبت و عقیدت اور شیفتگی و للّٰہیت کو دیکھ کر خوش ہو جائے اور تمہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر کے تمہاری مرادیں تمہیں عطا کر دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

انصار اللہ اور سائیکل سکیم

صفِ دوم کے انصار (۴۰ سے ۵۵ سال) کوشش کریں کہ جن کے پاس سائیکل نہیں وہ حسب استطاعت نیا یا پرانا سائیکل خریدیں۔ رواں سال کا ٹارگٹ یہ تھا کہ سائیکل نہ رکھنے والے انصار کا کم از کم پانچواں حصہ اپنا اپنا سائیکل خرید لیں۔

(نائب صدر صف دوم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دمہ کورس ASTHMA COURSE
ASTHMA CURE - دمہ سے مستقل آرام کے لئے
ASTHMA RELIEF - دمہ سے فوری آرام کے لئے
LUNGS TONIC - پھیپھڑوں کی طاقت کے لئے
چالیس روزہ کورس قیمت -/۴۰ روپے۔ ڈاک خرچ -/۵ روپے لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
"احمد پارک" فون ۳۸۵۲
میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں
"احمد اسٹیٹس" ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

اعلیٰ کوالٹی کیسٹ، بہترین ریکارڈنگ
ہم صرف اور صرف سلسلہ احمدیہ سے وابستہ تقاریر اور نظموں کی ریکارڈ کیسٹ پیش کرتے ہیں۔ ریکارڈ کردہ کیسٹ کی مکمل ضمانت بھی دیتے ہیں لہٰذا جلسہ سالانہ کی کارروائی کیسٹ کی شکل میں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں:
احمدیہ ریکارڈنگ سنٹر گول بازار ربوہ سے طلب فرمائیں

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:
مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۳۳

مَیں میاں منور علی ولد میاں محمد اکبر علی صاحب قوم پاکستانی برٹش پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع ۱۶ نابھہ روڈ لاہور جس میں خاکسار کا ۲/۷ ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ دوصد پونڈ ماہوار بصورت ملازمت سرکاری مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- منور علی ولد میاں اکبر علی صاحب آف لاہور حال لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ انچارج احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس۔ انگلینڈ۔

گواہ شد :- عبدالرشید طارق ولد میاں عبدالحکیم صاحب لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۳۴

مَیں بابر بیگ مرزا ولد مرزا ایوب بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیز لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۰ پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- بابر بیگ مرزا ولد مرزا ایوب بیگ صاحب لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ احمدیہ مشن لنڈن۔

گواہ شد :- چوہدری محمد سلیمان طارق ولد چوہدری علم الدین صاحب سیکرٹری مال ساؤتھ ہال لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۳۵

مَیں محمد سہیل قریشی ولد محمد رفیق صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مڈل سیکس انگلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ دوصد پونڈ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- محمد سہیل قریشی۔ لنڈن

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ U.K لنڈن۔

گواہ شد :- چوہدری محمد سلیمان طارق ولد چوہدری علم الدین صاحب سیکرٹری مال ساؤتھ ہال لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۳۶

مَیں صفدر منور علی ولد میاں منور علی صاحب قوم پاکستانی برٹش پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چالیس پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- صفدر منور علی ولد میاں منور علی صاحب لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ انگلینڈ

گواہ شد :- عبدالرشید طارق ولد میاں عبدالحکیم صاحب لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۳۷

مَیں ڈاکٹر نصیر احمد ولد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۶-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶,۰۰۰ سالانہ بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- ڈاکٹر نصیر احمد ولد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔

گواہ شد :- قریشی محمد انور مبلغ سلسلہ نائیجیریا۔

گواہ شد :- محمد اجمل شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا۔

جائیداد

: کی :

خرید و فروخت

کیلئے

باعتماد ادارہ

پریمیر ایڈورٹائزرز

۲۵- کاسموس پلازہ

سُرھائی وے کراچی

فون: دفتر ۴

فون گھر: ۴۳۱۷۲۸

کو یاد رکھیں!

خوشخبری

کھجور مارکہ ڈالڈا گھی بنانے والوں کی ایک نئی پیشکش

کھجور مارکہ کُکنگ آئل

اس میں سو فیصد سویا بین شامل ہے۔ خوشذائقہ ہے اور مختلف امراض کو نفع بخش ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی افادیت کی طرف بارہا توجہ دلا چکے ہیں دوست اس کے تجربہ سے استفادہ فرمائیں۔ ربوہ کی سب کریانہ فروش دوکانوں سے دستیاب ہے۔

: ڈسٹری بیوٹرز :

سعید سہیل (چوہدری اینڈ کمپنی)

سہیل برائیٹ ہاؤس

رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوداع اے سیّدہ!

(محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب - ایم۔ ایس سی پی۔ ایچ۔ ڈی - ربوہ)

یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً اپنے رب کی طرف رجوع کرے وہ مرتا نہیں بلکہ اپنے رب کی جنتوں اور اُس کے بندوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ موت اس رجوع الی اللہ کا نام نہیں۔ موت نام ہے ضمیر کے مرجانے کا۔ الحمد للہ کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اپنی روشن ضمیری کی وجہ سے حیاتِ جاودانی سے بہرہ ور تھیں۔ انہوں نے ہمیشہ جس بات کو حق جانا بلا خوف لائمۃ لائم اس کا اظہار کیا۔ غلط چلنے والوں کو روکا۔ اصلاح احوال کی بھرپور کوشش کی۔ ان کا ایمان اوّل درجے کا تھا۔ انہوں نے دل سے جس ناروا امر کو ناروا جانا ہاتھ اور زبان سے اُس کے استیصال کو اپنا فرض سمجھا۔

زندگی کیا ہے؟ اپنے رب سے وفا اور اُس کے توسط سے اُس کے بندوں سے وفا۔ اِس زندگی سے انہیں حصۂ وافر ملا۔ وہ ابراہیم الذی وفّٰی کے نقش قدم پر چلنے والی تھیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق نبھایا اسی طرح اپنے عزیزوں اور ملنے والوں سے رشتہ مودت برقرار رکھا۔

جس کو وفا کی زندگی نصیب ہوئی اسے ابدالآباد کی زندگی مل گئی۔ وہ اپنے رب کے حضور زندہ اور اُس سے رزق پاتا ہے۔ سیدہ مرحومہ بھی زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتی رہیں گی۔ بعینہٖ جس طرح وہ اپنے عزیزوں اور بے شمار عقیدت مندوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور اُن سے صلوٰۃ وسلام کے نذرانے وصول کرتی رہیں گی۔ ان کا مشفق اور نافع الناس وجود ایک نرم رو ندی کی مانند تھا جو اپنے اردگرد کو سیراب کرتی ہوئی آخرکار ایک بڑے سمندر میں جا گرتی ہے

اپنی بامراد زندگی میں سیدہ مرحومہ کو رنج وغم سے بھی کہ جزو کتاب زندگی ہے آشنا ہونا پڑا مگر ہمیشہ صابر وشاکر رہیں اور جو زخم بھی لگا اُسے دل میں چھپا لیا۔ دل اگر "دریا سمندروں ڈونگے" ہوتے ہیں تو غم کھانے میں اُن کا دل بھی ایسا ہی تھا۔

کامیاب زندگی کیا ہے؟ یہی کہ جب انسان رخصت ہو تو اُس کا رب اُس سے راضی ہو اور پیچھے رہنے والے سمجھیں کہ ایک محبت کرنے والا وجود اُٹھ گیا جس قدر یہ تاثر وسیع ہوگا اُسی قدر جانے والے کی زندگی کامیاب بلکہ باقی ہوگی کیونکہ محبت خدا سے ہے اور خدا لافانی ہے۔ جو محبت کا بیج بوتا ہے وہ ابدیت کا پھل کاٹتا ہے۔

اپنی عظیم والدہ کی طرح سیدہ مرحومہ کا حلقۂ مودت بھی بہت وسیع تھا جس میں وسعت بھی تھی اور گہرائی بھی۔ اس محبت اور شفقت کے کتنے ہی واقعات ذہن میں اُبھرتے ہیں۔ اُن کے دہرانے کا یہ وقت نہیں مگر اُن کی یاد اُس وقت تک دلوں کو گرماتی رہے گی جب تک یہ صبح وشام کا سلسلہ جاری ہے۔ اور جب تک یہ سورج اس دھرتی کو چمکاتا رہے گا جس کی گود میں کیسے کیسے گنج ہائے گراں مایہ دیکھتے ہی دیکھتے پنہاں ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ وَیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

(۱) بی۔ فارمیسی (چار سالہ کورس) میں داخلہ کے لئے فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۴ر دسمبر ہے۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل) یا بی ایس سی طلباء وطالبات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم اور پراسپیکٹس شعبہ فارمیسی۔ اولڈ کیمپس کے دفتر سے حاصل کریں۔

(۲) یونیورسٹی لاء کالج نیو کیمپس میں ایف ای ایل کلاس میں داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۲ر دسمبر ہے۔ بی اے / بی ایس سی / بی کام طلباء وطالبات داخلہ لے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کالج کے دفتر سے حاصل کریں۔

(۳) بی۔ ایس سی (جیالوجی۔ (چار سالہ کورس) میں بھی جلد ہی داخلہ شروع ہوگا۔ ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) طلبا داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

احمدی طلباء مزید معلومات اور راہ نمائی کے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

مرزا وحید احمد۔ کمرہ ۲۵۲ ہوسٹل ۲ نیو کیمپس لاہور ۲۰

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور)

شکریہ احباب

خاکسار کی ہمشیرہ سیّدہ قدسیہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ سید بشیر احمد شاہ آف انگلینڈ کی وفات پر نیز خاکسار کی اہلیہ سیدہ ناصرہ طیبہ صاحبہ کی والدہ صاحبہ صفیہ بانو صاحبہ مرحومہ (اہلیہ ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب واقف زندگی) ربوہ کی وفات پر ہمیں اندرون اور بیرون ملک سے بہت سے تعزیت کے خطوط آئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا فی الحال ممکن نہیں ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان سب کی خدمت میں تعزیت کرنے کا شکریہ اور جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا فرماویں کہ ہر دو مرحومات کو اللہ تعالیٰ جنت میں مقام علیین عطا فرماوے۔ آمین۔ (سید بشیر احمد شاہ پسر سید زمان شاہ صاحب مرحوم جہلم شہر)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر روزنامہ الفضل کا خوبصورت باتصویر اور ضخیم سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی رنگین تصویر شامل اشاعت ہوگی اس کے علاوہ قیمتی مضامین نظموں اور ہر اعتبار سے یہ نمبر الفضل کی مخصوص روایات کا حامل ہوگا۔

مشتہرین حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اشتہار جلد از جلد بھجوا دیں۔ تاخیر سے آنیوالے اشتہارات شامل اشاعت نہ ہو سکیں گے۔ جو ایجنٹ حضرات زائد پرچے لینا چاہیں وہ اپنے آرڈر سے جلد مطلع کریں۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اعلان

جو احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دوکانیں لگانے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دوکان کی نوعیت اور جس قدر جگہ ان کو درکار ہوگی اس سے خاکسار کو مورخہ ۱۶ر دسمبر ۸۱ء تک مطلع فرمائیں۔

احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر گول بازار کی دونوں سڑکوں کے درمیان جو پلاٹس ہیں ان میں عارضی دوکانیں نہیں لگائی جائیں گی۔

(ناظم بازار جلسہ سالانہ ۸۱ء)

بقیہ: اخبار احمدیہ

پر اسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن ہر طرح سے کامیاب ثابت ہو اور آپ اسی کے فضل خاص کے نتیجہ میں پورے طور پر صحت یاب ہو کر جلد ربوہ واپس تشریف لائیں آمین اللّٰھم آمین۔

فورڈ ویگن
کرایہ کے لئے دستیاب ہے
رابطہ:
رشید احمد بھٹی
مکان ۳۶-۳۵ دارالبرکات ربوہ

خوشخبری
خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری دوکان پر سامان بجلی۔ سامان سٹیشنری۔ ہر قسم کی کھیلوں کا سامان۔ سامان پلاسٹک وسیٹ۔ توئے۔ ہوزری۔ سٹین لیس سٹیل کے برتن۔ بیڈ شیٹس۔ حیدرآباد اور کراچی کی چوڑیاں۔ ریڈی میڈ گارمنٹس۔ زنانہ ومردانہ کوٹ وسویٹر۔ کنٹرول ریٹ پر دستیاب ہیں۔
آزمائش شرط ہے
مون پروویژن سٹور گول چوک اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر۔ چوہدری غلام رسول آف شکار

ملک الیکٹرک واشنگ مشین
دیکھنے میں خوبصورت، چلنے میں پائیدار
رعائتی قیمت سٹیل 1500/-
" " جستی 1200/-
ملک ٹرنک ساز رحمت بازار ربوہ

جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
بااعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو یاد رکھیں